روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
جمعرات 28 جولائی 2016ء 23 شوال 1437 ہجری 28 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 170

معرفت الٰہی اور دین کی بنیاد

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی سنت اور طرز عمل کے بارہ میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

معرفت الٰہی میرا راس المال ہے۔
عقل وفہم میرے دین کی بنیاد ہے۔
محبت الٰہی میری اساس ہے۔
اللہ کی طرف شوق میری سواری ہے۔
اور اللہ کا ذکر میرا مونس ومددگار ہے۔
ثقاہت اور پختگی میرا خزانہ ہے۔ (شفاء عیاض ص 85)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپؐ بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی دینا یا فرمایا جھوٹ بولنا۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہؐ بار بار یہ فقرہ دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش رسول اللہؐ خاموش ہو جائیں۔

حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپؐ کی اس بیماری میں حاضر ہوا جس میں آپؐ کی وفات ہوئی۔ آپؐ کے سر مبارک پر زرد رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے سلام کیا آپؐ نے فرمایا اے فضل! میں نے کہا لبیک یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اس پٹی سے میرے سر کو اچھی طرح باندھ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور کھڑے ہوئے اور مسجد تشریف لے گئے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے اور کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بسم اللّٰہ اوّلہ و آخرہ اللہ کے نام کے ساتھ اس کے شروع میں اور آخر میں۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو کہتے الحمد للّٰہ الذی اطعمنا ...... تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ کچھ کھاتا یا کچھ پیتا ہے تو اس پر (خدا) کی حمد کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ ہو اور اس کا رنگ ہلکا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ زیادہ ہو اور اس کی خوشبو ہلکی ہو۔

حضرت ابوعثمان نہدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو پھول (تحفہ) دیا جائے تو وہ اسے رد نہ کرے۔ کیونکہ وہ جنت سے آیا ہے۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اے میرے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہر رات رسول اللہؐ جب اپنے بستر پر لیٹتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے اور ان کو پھونک مارتے اور آخری تین سورتیں پڑھتے۔ پھر جس قدر ممکن ہوتا اپنے جسم پر دونوں ہاتھ پھیرتے اور اپنے سر سے شروع کرتے اور بدن کے اگلے حصے پر پھیرتے۔ آپؐ تین بار ایسا کرتے۔ (ماخوذ از شمائل النبی ترمذی)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے موقع پر حضور انور کا خطبہ جمعہ اور خطابات

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 50واں جلسہ سالانہ مورخہ 12-13-14 اگست 2016ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے اور تقریب عالمی بیعت میں بھی شرکت فرمائیں گے۔ یہ سب ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

12 / اگست بروز جمعۃ المبارک

5:00pm	خطبہ جمعہ
8:25pm	پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8:30pm	افتتاحی خطاب

13 / اگست بروز ہفتہ

4:00pm	خواتین سے خطاب
8:00pm	دوسرے روز کا خطاب

14 / اگست بروز اتوار

5:00pm	تقریب عالمی بیعت
8:00pm	اختتامی خطاب

احباب جماعت اس بابرکت جلسہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پر معارف خطابات و دیگر پروگراموں سے بھرپور

دارالضیافت میں قربانی

بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحی کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا 16000/- روپے
2۔ قربانی حصہ گائے 8000/- روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبہ جمعہ یکم جولائی 2016ء

س: ایام معدودات کے حوالہ سے حضورانور نے کیاارشادفرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا جب حکم دیا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ایام معدودات گنتی کے چند دن ہیں۔ جب رمضان شروع ہوا تو ہم میں سے بہت سے سوچتے ہوں گے کہ گرمیوں کے لمبے دن ہیں اوران میں یہ روزے پتا نہیں کس طرح گزریں گے بڑی مشکل پڑے گی لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گنتی کے چند دن ہیں یہ دن بھی گزر گئے۔ آج پچیسواں روزہ ہے۔

س: رمضان المبارک کے بقیہ چند ایام کی بابت حضورانور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! آج رمضان کا آخری جمعہ ہے باقی پانچ یا بعض جگہوں پر شاید چار روزے رہ گئے ہوں ان چار پانچ دنوں میں بھی ہم میں سے ہر ایک کوکوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رمضان سے یا رمضان میں پورا استفادہ کرنے میں رہ گئی ہیں تو انہیں ہم ان دنوں میں دور کرنے کی کوشش کریں۔

س: قضائے عمری کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے اس کی بابت کیا فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود سے سوال ہوا کہ یہ رواج ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں ان کی تلافی ہو جائے اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا تو وہ گناہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو کیوں منع کرتے ہو۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ اگر تو اس نیت سے پڑھی کہ آج میں چار رکعتیں پڑھ رہا ہوں اور آج کے بعد میری توبہ میں آئندہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتا رہوں گا تو پھر تو ٹھیک ہے۔ اگر اصلاح کی نیت نہیں ہے تو پھر ایسا شخص گناہگار ہے۔

س: جمعۃ الوداع کا تصور کیا ہونا چاہیے؟

ج: فرمایا! ہمارے لئے تو جمعۃ الوداع کا بالکل اور تصور ہے اور ایک حقیقی احمدی کیلئے یہی تصور ہونا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔ پس کسی پیارے کو وداع کبھی ہم اس لئے نہیں کرتے کہ اب سال دو سال کے لئے تمہاری یاد ہمارے دلوں سے نکل جائے گی ہم تمہیں بھول جائیں گے؟ کیا کبھی دنیاوی تعلقات میں ایسا ہوتے کسی نے دیکھا ہے؟ اگر کوئی کبھی ایسا کرتا ہوگا تو اس کو سب لوگ پاگل کہیں گے مگر جب اللہ کی ذات کا سوال آتا ہے جو رب العالمین ہے جو رحمان ہے رحیم ہے اسے ہم کہیں کہ اے اللہ! تیری بڑی مہربانی کہ تو نے اپنی یادوں اور اپنی عبادتوں اور روزوں کے ایاما معدودات سے ہمیں گزار دیا اب ہماری چھٹی ہوگئی۔ اب ہم اس جمعہ سے تجھے الوداع کہتے ہیں اور اس وداع کے ساتھ اب ہم مکمل طور پر ایک سال کے لئے تجھے بھولنے والے ہیں۔ اب ایک سال بعد اگلا رمضان آئے گا تو تیرا حق ادا کردیں گے تیری ربوبیت اور تیرے احسانوں کا بدلہ اتار دیں گے۔ اگر یہ شخص اس طرح سوچ رکھتا ہو یا اظہار کرے تو اس کو بھی لوگ پاگل ضرور کہیں گے لیکن یہ سوچیں لوگ رکھتے ہیں۔ زبان سے اظہار نہیں کرتے لیکن عملی اظہار ہو جاتا ہے۔ آئندہ جمعوں کی حاضری دیکھنے سے پتا لگ جاتا ہے۔

س: رمضان المبارک میں جو سیکھا اس کو مستقل جاری رکھنے کی بابت حضورانور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! رمضان میں جو پیاری پیاری اور نیک باتیں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے۔ رمضان میں جو عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم تیرے قرب کو پانے کیلئے رکیں گے نہیں۔ ہم نے تو تیرے پیار کے عجیب نظارے دیکھے۔ جب ہم چل کر تیرے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں تو تو اپنے وعدے کے مطابق دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی یادوں کو تو تازہ رکھیں اور جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اس کی یاد کو بھلا دیں اور اس کے احسانات کو بھلا دیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو احسان کرنے کے انداز بھی عجیب ہیں کہ ہر ساتویں دن جمعہ رکھ کر انہی برکات کو لینے والا ہمیں بنا دیا جو جمعۃ الوداع کے دن ملنی تھیں یا ملتی ہیں۔

س: جمعۃ المبارک کا اللہ تعالیٰ کی قربت سے حضور انور نے کیا تعلق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول ہو جاتی ہے لیکن یہ گھڑی بہت مختصر ہے۔ پس آج کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی ان قرب کی گھڑیوں سے جدا نہیں ہو رہے بلکہ یہ وقت ہمیں سات دن بعد دوبارہ ملنے والا ہے۔ اگر کوئی ان نیکیوں اور ان گھڑیوں کو وداع کر رہا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہے۔ ایک مؤمن تو کبھی نیکیوں کو وداع نہیں کرتا۔ ایک مؤمن تو اللہ تعالیٰ سے کبھی دور نہیں جاتا بلکہ وہ تو اس کوشش میں ہوتا ہے کہ میں کس طرح نیکی کو یاد رکھنے کے سامان کروں۔ میں کس طرح اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے طریق تلاش کروں اور اللہ تعالیٰ سے قرب پانے کے راستے بھی محدود نہیں ہر نیکی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے اس لئے وہ ہر راستے کی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

س: تلاوت کی گئی آیات کا ترجمہ لکھیں؟

ج: فرمایا! اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کیلئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

س: حضور انور نے جمعہ کا خطبہ سننے کی بابت کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے۔ اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے بلکہ خطبہ کیلئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اکائی کا ایک اور سامان مہیا فرما دیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مربیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اسی دن یا اگلے دن یا اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفہ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

س: جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر میں اول وقت آنے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا:؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے جمعہ کی اہمیت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو بیت الذکر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ بیت الذکر میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح وہ آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔ پس وہ جو اپنے دنیاوی کاموں کی وجہ سے آخری وقت میں آتے ہیں اس فہرست میں آخر میں شمار ہوتے ہیں اور آخر میں شمار ہونے والوں کے لئے ثواب بھی بہت تھوڑا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو جمعہ کی بابت میموریل میں کیا تحریر فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک موقع پر وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو حضرت مسیح موعود نے ایک میموریل بھیجا۔ جس میں اس بات کا شکریہ تھا کہ لاہور کی شاہی مسجد کو انہوں نے واپس دلوایا اسی طرح ایک اور مسجد جس پر ریلوے والوں کا قبضہ تھا اس کو واگزار کروا کر مسلمانوں کو دیا اور بڑا احسان کیا آپ نے اس میموریل میں مزید لکھا ''لیکن ایک تمنا مسلمانوں کی ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ جن ہاتھوں سے یہ مرادیں پوری ہوئی ہیں یعنی وہ مسجدیں واپس ملی ہیں وہ تمنا بھی انہی ہاتھوں سے پوری ہوگی کہ روز جمعہ ایک عظیم الشان اسلامی تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔ اسی غرض سے قدیم سے جمعہ کی تعطیل مسلمانوں میں چلی آتی ہے اور اس ملک میں بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جب تک کہ اس ملک میں اسلام کی سلطنت رہی جمعہ میں تعطیل ہوتی تھی۔ اگر یہ احسان بھی کیا گیا کہ عام طور پر جمعہ کی تعطیل دی جائے تو یہ ایسا احسان ہوگا جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہوگا۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے یہ سچ ہے کہ تم دوسروں کی نسبت قریب تر باسعادت ہو اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آپہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے حسین جلوے

اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام رب قرآن کریم کی 859 آیات میں 963 بار آیا ہے۔

لغوی اور اصطلاحی معنی

رَبَّ رَبّاً ۔القومَ۔قوم پر برتری حاصل کر کے اس پر سیاست رانی کرنا۔

النِعْمَۃَ۔زیادہ کرنا۔

الشيء۔جمع کرنا، مالک ہونا۔

الامرَ۔کسی کام کو درست کرنا،اس کی اصلاح کرنا۔

رَبًّا و رَبَّبَ تَربِیبًا و تَربَّۃً وارْتَبَّ اِرْتِبَابًا ۔ الوَلَد۔لڑکے کو بالغ ہونے تک پالنا۔

تَرَبَّبَ ۔القومُ۔جمع ہونا۔

الصبِیَّ ۔بچہ کو جوان ہونے تک پالنا۔

الرَّبُّ۔مالک۔سردار۔اصلاح کنندہ۔

گویا رب کے اصل معنی تربیت کرنا یعنی کسی چیز کو تدریجاً نشوونما دے کر حد کمال تک پہنچانا کے ہیں رَبٌّ کا لفظ اصل میں مصدر ہے اور استعارۃً بمعنی فاعل استعمال ہوتا ہے اور مطلق ہونے کی صورت میں سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو جملہ موجودات کے مصالح کا کفیل ہے اور کسی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ربّ اور ماں باپ کے لئے ربّ کا لفظ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں استعمال فرمایا ہے۔ارشاد فرمایا:

(اے) میرے ربّ! ان (ماں باپ) پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ (سورۃ بنی اسرائیل:25)

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ:

’’ربّ کے لفظ میں اشارہ ہے کہ گو حقیقی طور پر خدا ہی پرورش کرنے والا اور تکمیل تک پہنچانے والا ہے لیکن عارضی اور ظلّی طور پر دو اور بھی وجود ہیں۔ جو ربوبیّت کے مظہر ہیں۔ ایک جسمانی طور پر۔ دوسرا روحانی طور پر۔جسمانی طور پر والدین ہیں۔ اور روحانی طور پر مُرشد اور ہادی ہے۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

لسان العرب اور تاج العروس میں جو لُغت کی نہایت معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے کہ زبان عرب میں ربّ کا لفظ سات معنوں پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہیں۔ 1۔ مالک۔ 2 ۔سیّد۔ 3۔مدبر۔ 4۔مربی۔ 5۔قیم۔ 6 ۔منعم ۔ 7 ۔متمم ۔ چنانچہ ان سات معنوں میں سے تین معنی خدا تعالیٰ کی ذاتی عظمت پر دلالت کرتے ہیں منجملہ اُن کے مالک ہے اور مالک لُغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لا سکتا ہو اور بلا اشتراک غیر اس پر حق رکھتا ہو اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اس کے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر اطلاق نہیں پا سکتا کیونکہ قبضہ تامہ اور تصرف تام اور حقوق تامہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کے لئے مسلم نہیں ۔اور سیّد لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا تابع ایک ایسا سواد اعظم جو اپنے دلی جوش اور اپنی طبعی اطاعت سے اس کے حلقہ بگوش ہوں۔‘‘

ہمارے پیارے امام خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

’’سیّد کا لفظ عزت اور شرف کے معنوں میں بطور لقب کے استعمال ہوتا ہے اور ہر نوع میں سے اعلیٰ اور افضل شئ کو سیّد کہا جاتا ہے مثلاً اَلْـقُرْآنُ سَیِّـدُ الْـکَلَام یعنی قرآن سب کلاموں کا سردار ہے۔پس سیّد کا مطلب یہ ہے کہ سب سے اعلیٰ اور افضل اور معزز جس کی اطاعت لازم ہو۔

پھر ربّ کے معنوں میں اَلْـمُـدَبِّرُ کا لفظ ہے۔ لغت میں دَبَرَ کا مطلب ہے کہ کسی کے بعد یا پیچھے آیا دَبَّـرَ الْاَمْـرَ کا مطلب ہے کہ کسی چیز کی عاقبت اور نتیجے کے بارے میں سوچا اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ کسی کام کو ایسے طور پر چلایا کہ وہ صحیح نتیجہ پیدا کرے۔پس اَلْـمُدَبِّر کا مطلب ہے کہ ہر کام کے آخری نتیجہ پر نظر رکھنے والا اور اس کو ایسے طریق پر چلانے والا کہ اس کا صحیح نتیجہ نکلے۔

پھر اس کے ایک معنے قَیِّـم کے بھی ہیں۔یعنی کسی چیز کی نگرانی اور درست کرنے والا۔اللہ تعالیٰ کے اَلْـقَیِّـم ہونے کا مطلب ہے کہ وہ لوگوں کے کام بناتا، ان کو سہارا دیتا اور صحیح راستے پر قائم رکھتا ہے۔

پھر اس کا ایک مطلب اَلْـمُـنْـعِـم بھی ہے۔ لغت میں نَعَمَ کا مطلب ہے کوئی چیز نرم و نازک ہو گئی۔اسی سے نعمت ہے جس کا مطلب ہے اچھی اور خوشحالی کی حالت۔انعام کا مطلب ہے کسی کو بھلائی اور خیر پہنچانا، کسی پر احسان کرنا۔پس اَلْـمُنْعِم کا مطلب ہوا وہ ذات جو بھلائی اور خیر اور خوشحالی سے نوازے اور دوسرے سے احسان کرے۔

پھر ربّ کے معانی میں ایک لفظ مُتِـــمٌّ اور مُتَمِّم استعمال ہوا ہے۔یہ تمام سے ہے اور کسی چیز کے تمام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی انتہا اور کمال کو پہنچ جائے یہاں تک کہ کسی بیرونی چیز کا محتاج نہ رہے۔ اَلْـمُتَـمِّم کا مطلب ہے کہ ہر کام کو پورا کرنے والا، ہر حاجت کو پورا کرنے والا اور ہر نقص کو دور کرنے والا، غریبوں کی بھوک ختم کرنے والا۔ پس ان سب کو اگر جمع کر لیں تو اس کا یہ مطلب بنے گا کہ وہ ہستی جو سب سے اعلیٰ ہے، افضل ہے، معزز ہے جس کی اطاعت لازم ہے۔جس کے کام میں کسی غلطی کا امکان ہی نہیں ہے، کسی کام کا آخری نتیجہ بھی اس کے علم میں ہے، اس لئے اس سے راہنمائی کی ضرورت ہے۔ وہی ہے جو اپنی مخلوق کے کام بناتا ہے، ان کو سہارا دیتا ہے اور انہیں صحیح راستے پر رکھتا ہے۔ وہ بندے کی بھلائی اور خوشحالی کے سامان پیدا فرماتا ہے۔حاجتیں پوری کرنے والا ہے۔ ہر کام کی طاقت وقدرت کا مالک ہے، ہر کام کی قدرت رکھتا ہے، کسی کا محتاج نہیں ہے، مالک کُل ہے۔تو یہ ربّ کے لفظ کی وضاحت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

رَبٌّ کے معنے ہوتے ہیں وہ ذات جو تدریجی طور پر ترقی دیتے ہوئے کمال تک پہنچاتی ہے۔گویا پیدا کرنا اور پھر تدریجی طور پر ترقی دیتے ہوئے کمال تک پہنچانا یہ سب کچھ ربّ کے مفہوم میں شامل ہے۔

فرمایا: ربّ کے معنی ہیں وہ ذات جو کہ ایک چھوٹی چیز کو رفتہ رفتہ نشوونما دے کر بڑا کرے اور یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ وہ ایک نطفہ سے انسان بناتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان کی حالت اور عمر کے لحاظ سے سامان مہیا کر کے اس کو ترقی بخشتا ہے یا ایک دانہ کو جب کہ وہ زمین کے اندر پڑا ہوتا ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ انسان کے پیروں تلے کچلا جا کر تباہ نہ ہو جائے یا کسی جانور کی خوراک نہ بنے اگاتا ہے اور جب ذرا سی سبزی دانہ کے باہر نکلتی ہے اس وقت بھی وہ نازک ہوتا ہے اور اس کے ٹوٹنے یا تباہ ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے پس خدا تعالیٰ وہاں سے بھی اس کو بچاتا ہے اور اس کو غذا دے کر اور بھی بڑا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑا ہوتے ہوتے آخر خود دانے نکالتا ہے اور کئی بالیں اس میں نکلتی ہیں جن میں کہ سینکڑوں دانے ہوتے ہیں۔غرضیکہ ہر ایک چیز کی ربوبیّت کر کے اور اس کے مناسب حال غذا دے کر خدا تعالیٰ بڑا کرتا ہے اور اسی لئے اس کا نام ربّ ہے۔

شان ربوبیت اور علم

ربّ تعالیٰ نے علم میں ترقی کے لئے دعا سکھائی ہے۔فرمایا: ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا۔ (سورۃ طٰہٰ:115)

اس دعا میں ربّ تعالیٰ نے یہ سکھلایا ہے کہ انسان جناب الٰہی میں ہمیشہ یہ دعا کرتا رہے کہ وہ اپنی شان ربوبیت کے طفیل اس کا علم ہمیشہ بڑھاتا رہے۔

شان ربوبیت سے بارش

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی کے اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے ۔ وہ کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال مویشی مر گئے اور راستے بند ہو گئے اس لئے آپ اللہ سے دعا کریں کہ ہم پر مینہ برسائے۔ (حضرت انسؓ) کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔حضرت انسؓ کہتے تھے: اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ بادل دیکھتے تھے نہ بادل کا کوئی ٹکڑا اور نہ کوئی اور چیز اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا (کہ آسمان اوٹ میں ہو) کہتے تھے: اتنے میں اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک بدلی نمودار ہوئی، ڈھال کے برابر تھی۔جب وہ آسمان کے وسط میں آئی تو پھیل گئی ۔ پھر برسنے لگی۔کہتے تھے: اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا پھر آئندہ جمعہ کو ایک شخص اسی دروازہ سے مسجد میں آیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ وہ کھڑے کھڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال مویشی مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش روک لے۔ کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا: یا اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو اور ہم پر نہ ہو۔ یا اللہ! ٹیلوں اور پہاڑوں اور ٹیکروں اور وادیوں اور درخت اگنے کے مقامات پر بارش ہو۔ (حضرت انسؓ کہتے تھے) اتنے میں بارش بند ہو گئی۔اور ہم نکلے، دھوپ میں چلنے پھرنے لگے۔

(صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع)

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء باب الدعاء فی الاستسقاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔قَالَ لِاَنَّـہُ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِرَبِّہٖ تَعَالٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانی ابھی ابھی اپنے ربّ سے مل کر آیا ہے۔ یعنی شان ربوبیت اس کی آمد سے ہویدا ہے۔آسمان پر کچھ نہ تھا اور آن واحد میں سب کچھ ہو گیا۔

ربّ تعالیٰ کی شان ربوبیت سے پانی

ہم جب پانی پینا چاہتے ہیں تو بسا اوقات غفلت اور بے دھیانی کے عالم میں پی کر فارغ ہو جاتے ہیں، ایک ظاہر بین انسان زیادہ سے زیادہ اتنا سوچ لیتا ہے کہ اسے یہ پانی کس کنویں، کس دریا، کس جھیل یا نہر سے حاصل ہوا، لیکن اس کنویں یا دریا اور جھیل تک پانی کیسے پہنچا؟

انسان کی پیاس بجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے کائنات کی کتنی قوتیں اس کی خدمت میں لگا رکھی ہیں؟ اور اس کے لئے کیسا عجیب وغریب نظام بنایا ہوا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ

پانی کی طرف بڑھائے تاکہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ کسی صورت اس تک پہنچنے والا نہیں۔(سورۃ الرعد:15)

پھر فرمایا: اس نے آسمان سے پانی اُتارا تو وادیاں اپنے ظرف کے مطابق بہہ پڑیں۔

(سورۃ الرعد:18)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ نے شفاف پانی سے زمین کی ہر چیز کو زندگی عطا کی ہے۔سمندر کا پانی تو انتہائی کھاری ہوتا ہے کہ اس سے خشکی پر بسنے والے جانور اور نباتات زندگی حاصل کرنے کی بجائے موت کا شکار ہوجاتے۔ اس میں سمندر کے پانی کو نتھار کر بلند پہاڑوں کی طرف لے جانے اور پھر وہاں سے اس کے برسنے اور سمندر کی طرف واپس پہنچتے پہنچتے ہر طرف زندگی بکھیرنے کے نظام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔اس نظام کا بہت گہرا تعلق آسمانی بجلیوں سے ہے جو سمندر سے بخارات اٹھنے کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہیں اور پانی بھی بادلوں کے درمیان بجلی کے لپکوں کے بغیر قطروں کی صورت میں زمین پر نہیں برس سکتا‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے پانی کا عظیم الشان ذخیرہ سمندروں کی شکل میں محفوظ فرمایا ہے اور اسے سڑنے سے بچانے کے لئے اوّل تو اسے نمکین بنا دیا ہے اور دوسری طرف اسے ہر دم اس طرح رواں دواں کر دیا ہے کہ اس کی موجیں حرکت اور بے تابی کی علامت بن گئی ہیں اور باوجود یہ کہ اس میں روزانہ ہزار ہا جانور مرتے ہیں، پھر بھی یہ پانی کبھی سڑتا نہیں۔لیکن انسان کے لئے پانی کے اس عظیم الشان ذخیرے سے براہ راست فائدہ اٹھانا ممکن نہیں تھا۔

اس لئے کہ اوّل تو اس پانی کی کڑواہٹ ایسی ہے کہ اسے انسان پی نہیں سکتا۔ دوسرے اس پانی کا حصول صرف آس پاس بسنے والوں کے لئے ہی ممکن ہے۔دور رہنے والے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک طرف سمندر سے مون سون اٹھا کر اس میں ایسا خودکار پلانٹ نصب کر دیا ہے جس کے ذریعے سمندر کے کڑوے پانی کو میٹھا کرنے کا حیرت انگیز نظام کسی انسانی محنت یا مالی خرچ کے بغیر مسلسل جاری ہے۔دوسری طرف ان مون سون کو بادلوں کی شکل دے کر ایک مفت ائیر کارگو سروس فراہم کر دی گئی ہے۔ جس کے ذریعے یہ سیال پانی ہوا میں تیرتا اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل کی مسافت طے کرتا ہے۔اور اس کی فضائی پرواز نے دنیا کے ہر خطے کو سمندر کا پانی میٹھا کر کے سپلائی کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔

لیکن نہ تو انسان یہ برداشت کرسکتا تھا کہ اس پر ہر وقت بادل چھائے رہیں اور بارش برستی رہے اور نہ اس میں یہ طاقت تھی کہ وہ سال بھر یا چھ مہینے کا پانی ایک ساتھ اکٹھا کر کے رکھ سکے۔لہٰذا اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت نے اپنی قدرت وحکمت سے یہ انتظام فرمایا کہ بادلوں کا یہ پانی پہاڑوں پر برسا کر اس کے منجمد ذخیرے برف کی شکل میں محفوظ فرما دیئے۔ پانی کا یہ دلفریب کولڈ سٹوریج پہاڑوں کی چوٹیوں پر دل آویز نظارے تو فراہم کرتا ہی ہے لیکن اس کا اصل کام ہماری پیاس بجھانے کا انتظام ہے۔

پھر انسان کو یہ تکلیف بھی نہیں دی گئی کہ وہ اس برفستان میں خود جا کر اپنی ضرورت پوری کرے بلکہ اسے سورج کی گرمی سے پگھلا کر دریا اور پہاڑی نالے بنا دیئے گئے اور اس کے علاوہ پانی کے سوتوں (پانی کے نکلنے کی جگہ) کے ذریعے زمین کے کونے کونے میں ایسی پائپ لائن بچھا دی گئی ہے کہ انسان جہاں سے زمین کھودے وہیں سے پانی برآمد ہوجاتا ہے۔

سمندر سے پانی اٹھا کر اسے پہاڑوں میں محفوظ کرنے اور زمین دوز پائپ لائن کے ذریعے دنیا کے چپے چپے تک اسے پہنچانے کے اس عظیم الشان سلسلے میں کہیں بھی انسانی عمل یا اس کی فکر و کاوش اور منصوبہ بندی کو کوئی دخل نہیں ہے۔ انسان کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ ان بہتے ہوئے دریاؤں یا زمین میں پوشیدہ سوتوں (پانی کے نکلنے کی جگہ) سے اپنی ضرورت کے مطابق پانی حاصل کرلے۔

پانی کا ہر وہ گھونٹ جو ہم ایک لمحہ میں اپنے حلق سے اتار لیتے ہیں۔آب رسانی کے اس سارے طویل عمل سے گزر کر ہم تک پہنچتا ہے جس میں سمندر، بادل، بجلی کے لپکے، پہاڑ، آفتاب، ہوائیں، ندی نالے، زمین اور اس میں پوشیدہ خزانے، اس پر چلتے ہوئے جانور اور بالآخر انسان اور اس کے بنائے ہوئے آلات۔سب اپنا اپنا کردار ادا کر چکے ہوتے ہیں۔

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایک ایسی بات بتائیں جس کو مَیں مضبوطی سے تھامے رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہہ اللہ تعالیٰ میرا ربّ ہے پھر اس پر قائم رہ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کو میرے بارے میں زیادہ ڈر کس بات کا ہے آپ نے اپنی زبان تھامی اور فرمایا: اس کا۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنۃ)

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہوگئے۔

(سورۃ حٰم السجدہ:31)

لیکن یہ استقامت بہت مشکل مقام ہے بڑے بڑے بزرگ اولیاء کو حاصل ہوتا ہے زبان سے تو سب اللہ تعالیٰ کو ربّ کہتے ہیں لیکن ذرا سا کام پڑے تو خدا کو بھول کر دوسروں سے التجا کرنے لگتے ہیں۔

اللہ ہی ہے جس نے ہمیں پلایا ہے

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

ایک سفر کا واقعہ ہے جس کے دوران ایک قافلے نے ایک جگہ پڑاؤ کیا لیکن سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے فجر کی نماز کے لئے وقت پر کسی کی آنکھ نہیں کھلی، ساروں کی آنکھ دیر سے کھلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے کوچ کرو، یہاں نہیں ٹھہرو۔ پھر کچھ فاصلے پر جا کر وضو وغیرہ کر کے نماز پڑھی گئی۔اس کے بعد ایک صحابی نے پیاس کی شکایت کی کہ پیاس لگ رہی ہے، وہاں پانی کی کمی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو ساتھیوں کو پانی لینے کے لئے بھیجا۔اس واقعہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا انتظام فرمائے جو اپنوں کے ایمان میں بھی اضافے کا باعث بنے اور غیر کو بھی حیران کر گئے۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے، پہلے حصے کو چھوڑ کر مَیں اتنا حصہ لیتا ہوں۔ یہ لکھا ہے کہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیاس کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے اور کسی شخص کو آواز دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور پانی ڈھونڈ کر لاؤ۔اس پر وہ دونوں چل پڑے اور ایک عورت کو اپنے اونٹ پر سوار پانی کے دو مشکیزوں یا دو پکھالوں کے درمیان بیٹھے ہوئے دیکھا اور انہوں نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے کہا مَیں نے کل اس وقت وہاں پانی دیکھا تھا اور ہمارے آدمی اب پیچھے ہیں۔ دونوں نے اس کو کہا کہ چلو۔اس نے پوچھا کہاں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ وہ عورت مسلمان نہیں تھی، کہنے لگی وہی جسے صابی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں وہی ہے، بہرحال تم چلو۔اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ بتایا۔حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو اس کے اونٹ سے نیچے اتارا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور اس میں ان دو مشکیزوں کے دہانوں سے پانی ڈالا اور ان کے اوپر کے دہانوں کے منہ تسموں سے، ڈوری سے بند کر دیئے جس طرح بند تھے اور نیچے کے دہانے چھوڑ دیئے اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ پانی لے لو، پیو بھی اور پلاؤ بھی، وہ کہتے ہیں جس نے جتنا چاہا پانی پیا اور پلایا۔

آگے اس کا بیان ہے اس پانی کے ساتھ جو کچھ کیا جارہا تھا، اتنی فراوانی سے اس پانی کو خرچ کیا جارہا تھا کہ وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ مَیں ایک دن کی مسافت سے پانی لے کے آئی ہوں پتہ نہیں اب میرے پانی کا کیا بنے گا۔لیکن کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ان مشکیزوں سے لوگ ایسی حالت میں ہٹے کہ ہمیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُس وقت سے بھی زیادہ بھری ہوئی ہیں، یعنی جب وہ عورت پانی کی وہ مشکیں لے کر آرہی تھی تو یہ سب پانی نکالنے کے بعد بھی بجائے اس کے کہ اس کی پانی کی مشکیں خالی ہوتیں دیکھنے والے کہتے ہیں کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے لئے کچھ اکٹھا کرو۔ کہتے ہیں کہ اس کے لئے خشک کھجوریں اور کچھ آٹا اور کچھ ستو وغیرہ اکٹھے کئے گئے یہاں تک کہ اس کے لئے بہت ساری خوراک جمع ہوگئی۔اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر وہ کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہیں کیا لیکن اللہ ہی ہے جس نے ہمیں پلایا۔اس کے بعد وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی اور کسی نے اس سے پوچھا کہ اے فلانی تجھے کس چیز نے روکا تھا؟ کہنے لگی عجیب بات ہوئی ہے مجھے دو آدمی ملے اور مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو صابی کہتے ہیں اور اس نے اللہ کی قسم ایسا ایسا کیا اور وہ اِس اور اُس یعنی اس نے زمین وآسمان (کی طرف اشارہ کیا) کے درمیان تمام لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التیمّم باب الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیه من الماء)

تو دیکھیں اس بیابان میں جہاں دُور دُور تک پانی کا نشان نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو بھیج کر ان سب کے لئے پانی کا انتظام فرمایا۔تو یہ ہے اسلام کا ربّ جو حاجت کو پورا کرتا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ بظاہر اس عورت کو ایک ذریعہ بنایا تھا کہ قانون قدرت بھی استعمال ہو لیکن اس پانی میں اتنی برکت ڈالی کہ اس کے پانی کے مشکیزوں میں کمی کا کیا سوال ہے، پانی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا جس نے اس عورت کو بھی حیران کر دیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بتا دیا کہ یہ نہ سمجھو کہ ہمیں پانی مہیا کرنے والی تم ہو، نہ یہ سمجھو کہ ہم نے ظلم سے تمہارا پانی چھین لیا ہے۔ یہ ایک ظاہری ذریعہ تھا جس کو ایک مومن انسان کو استعمال کرنا چاہئے ورنہ ہمیں پالنے والا اور ہماری ضروریات کو پورا کرنے والا ہمارا ربّ ہے جس نے ہمیں بھی پانی پلایا اور تمہیں بھی کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔اس نے اس بات پر حیران ہو کر اپنے گھر والوں کو بتا دیا تھا کہ وہ ایک بہت بڑا جادوگر ہے لیکن اس کو کیا پتہ تھا کہ یہ جادو نہیں، یہ تو ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بندے اور اس کے ساتھیوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار تھا۔

اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے میری صفات کا رنگ اختیار کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون اس میں رنگین ہوسکتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے پانی میں کمی نہ ہونے کے باوجود بلکہ زیادتی کے باوجود اس کی اس خدمت کی وجہ سے اس کے لئے کھانے کا سامان جمع کروایا جو اس کے اونٹ پر لاد دیا۔ یہ بھی احسان تھا جو صفتِ ربوبیّت کی وجہ سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیّت کی برکت سے وہ عورت بھی مسلمان ہوگئی اور اس کے (قبیلہ کے) لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیّت کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ

ایک دفعہ مسیح موعود اپنے باغ میں پھر رہے تھے جب آپ سنگترہ کے ایک درخت کے پاس سے گزرے تو مَیں نے (یعنی والدہ صاحبہ نے) یا کسی اور نے کہا کہ اس وقت تو سنگترہ کو دل چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیا تم نے سنگترہ لینا ہے؟ والدہ صاحبہ نے یا اس شخص نے کہا کہ ہاں لینا ہے۔ اس پر حضرت صاحب نے اس درخت کی شاخوں پر ہاتھ مارا اور جب آپ کا ہاتھ شاخوں سے الگ ہوا تو آپ کے ہاتھ میں ایک سنگترہ تھا اور آپ نے فرمایا یہ لو۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ وہ سنگترہ کیسا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا زرد رنگ کا پکا ہوا سنگترہ تھا۔ مَیں نے پوچھا۔ کیا پھر آپ نے اسے کھایا؟ والدہ صاحبہ نے کہا یہ مجھے یاد نہیں۔ مَیں نے دریافت کیا کہ حضرت صاحب نے کس طرح ہاتھ مارا تھا؟ اس پر والدہ صاحبہ نے اس طرح ہاتھ مار کر دکھایا اور کہا کہ جس طرح پھل توڑنے والے کا ہاتھ درخت پر ٹھہرتا ہے اس طرح آپ کا ہاتھ شاخوں پر نہیں ٹھہرا بلکہ آپ نے ہاتھ مارا اور فوراً لوٹا لیا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کیا اس وقت سنگترہ کا موسم تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں اور وہ درخت بالکل پھل سے خالی تھا......

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ان سے مسیح موعود نے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب میں کسی سفر سے واپس قادیان آ رہا تھا تو مَیں نے بٹالہ پہنچ کر قادیان کے لئے یکہ کرایہ پر کیا۔ اس یکہ میں ایک ہندو سواری بھی بیٹھنے والی تھی جب ہم سوار ہونے لگے تو وہ ہندو جلدی کر کے اُس طرف چڑھ گیا جو سورج کے رُخ سے دوسری جانب تھی اور مجھے سورج کے سامنے بیٹھنا پڑا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب ہم شہر سے نکلے تو ناگاہ بادل کا ایک ٹکڑا اُٹھا اور میرے اور سورج کے درمیان آ گیا اور ساتھ ساتھ آیا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ کیا وہ ہندو کچھ بولا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا یاد پڑتا ہے کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ پھر اس ہندو نے بہت معذرت کی اور شرمندہ ہوا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہ گرمی کے دن تھے۔

گناہوں کو معاف کرنے والا ربّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! مجھ سے گناہ کا ارتکاب ہوا، مجھے معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے یقین ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہوں کو معاف فرماتا ہے یا ان پر مواخذہ فرماتا ہے، مَیں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر وہ اس پر قائم رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر اس نے ایک اور گناہ کیا۔ پھر کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! مجھ سے گناہ کا ارتکاب ہوا، پس اس کو بخش دے۔ پس اس کے ربّ تعالیٰ نے کہا کہ میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہوں کو معاف فرماتا ہے یا ان پر مواخذہ فرماتا ہے، مَیں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر وہ اس پر قائم رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر اس نے ایک اَور گناہ کیا۔ پھر کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! مجھ سے گناہ کا ارتکاب ہوا، پس اس کو میرے لئے بخش دے۔ پس اس کے ربّ تعالیٰ نے کہا کہ میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہوں کو معاف فرماتا ہے یا ان پر مواخذہ فرماتا ہے، یقیناً مَیں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 9245)

اسم اعظم

حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا کہ:

رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا تعالیٰ کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ ایسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا میں نے اس وقت غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی:

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ ......

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔

صفتِ ربوبیّت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

ربّ العالمین یعنی ہر حالت میں اور ہر جگہ پر اسی کی ربوبیّت سے انسان زندگی اور ترقی پاتا ہے اور اگر عمیق نظر سے دیکھا جاوے تو حقیقت میں انسانی زندگی کی بقاء اور آسودگی اور آرام، راحت و چین اسی صفت الٰہی سے وابستہ ہے۔

فرمایا: اللہ کی ایک صفت ربّ ہے یعنی پرورش کرنے اور تربیت کرنے والا۔ کیا روحانی اور کیا جسمانی دونوں قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ نے ہی انسان میں رکھے ہیں۔ اگر قویٰ ہی نہ رکھے ہوتے تو انسان ترقی ہی کیسے کر سکتا۔ جسمانی ترقیات کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فضل و کرم اور انعام کے گیت گانے چاہئیں کہ اس نے قویٰ رکھے اور پھر ان میں ترقی کرنے کی طاقت بھی فطرتاً رکھ دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

ہر آدمی کو ایک ربّ کی ضرورت ہے دیکھو انسان غذا کو گڑ بڑ کر کے پیٹ میں پہنچا لیتا ہے۔ اب اسے دماغ میں، دل میں، اعضائے رئیسہ میں بحصّہ رسدی پہنچانا یہ ربّ کا کام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

ربّ صرف اس مضمون پر ہی دلالت نہیں کرتا کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور پالنے والا ہے بلکہ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ نہایت ہی مناسب طور پر اس کی باریک در باریک قوتوں اور طاقتوں کو درجہ بدرجہ اور مناسب حال ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

ربوبیّت کی صفت جلوہ گر ہی اس وقت ہوتی ہے جب پیدائش شروع ہو جائے جب خالق خلق کرتا ہے اور وہ تمام سامان پیدا کرتا ہے کہ اس کی مخلوق ان استعدادوں کو اپنے کمال تک پہنچائیں جو اس نے ان کے اندر رکھی ہیں خصوصاً انسان کے اندر بڑی استعدادیں اور قوتیں اس نے رکھی ہیں اور بڑی طاقتیں اس میں ودیعت کی ہیں تو ربوبیت کا جلوہ پیدائش کے وقت سے شروع ہو گیا۔ کیونکہ ربّ کے معنی ہیں خالق، پیدا کرنے والا۔ جو بہت سی قوتیں اور استعدادیں بھی ہر چیز میں پیدا کرتا ہے اور درجہ بدرجہ ان کو نشو ونما کرتے ہوئے اس چیز کو اپنے کمال تک پہنچا دیتا ہے دنیا کی ہر چیز جو ہے وہ ربوبیت کے اس دور میں گزر رہی ہے مثلاً ہیرا بنتا ہے شائد لاکھوں سال اس پہ گزرتے ہیں تب وہ ہیرے کی شکل اختیار کرتا ہے درجہ بدرجہ اس میں تبدیلیاں ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہی مٹی کے ذرات جو آپ لوگوں کی جوتیوں کے تلوے کے نیچے حقیر اور بے قیمت ہوتے ہیں وہی ذرے ہیرے کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

ربّ کا مطلب ہوتا ہے کہ جو بھی خدا کا فیض پائے اور جو اس سے تعلق جوڑے وہ پہلے سے بہتر ہونا شروع ہو جائے۔ اگر کسی انسان میں یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ جو اس سے تعلق جوڑے وہ بہتر ہونا شروع ہو جائے تو وہ صفتِ ربوبیت کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔ یہ صفت سب سے زیادہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم تھے۔ پارس پتھر کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جو چیز اس سے مَس کرتی ہے وہ سونا بن جاتی ہے۔ پارس پتھر کی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے مقابل پر کیا حیثیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ سے گزرتے تھے اس جگہ کو تبدیل کرتے چلے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت ہی حیرت انگیز انقلاب برپا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت ہی ادنیٰ اور ذلیل سوسائٹی کو پکڑا ہے اور انتہائی بلند مقامات پر پہنچا دیا ہے۔ اس کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا مظہر اتم۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ربّ کی صحیح پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت ربوبیّت کا فیض حاصل کرنے والے بنائے۔ آمین

زندگی کا وعدہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''جب میں کراچی میں تھا تو فروری 84ء میں مجھے یہ اطلاع ملی کہ ابھی لاہور سے فون آیا ہے کہ اب تو کوئی بچنے کی صورت بظاہر نہیں رہی اس وقت میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یقین ڈالا دعا بھی میں نے کی پھر رات رویا میں خدا تعالیٰ نے دکھایا کہ ایک خط آیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو چوہدری صاحب کی اس بیماری کے متعلق ہے میں پڑھ رہا ہوں اور صرف ایک فقرہ ہے جس پر نظر جمی ہوئی ہے اور اس فقرے کا مفہوم یہ ہے کہ میں زندہ بھی کرتا ہوں اور بوجھ بھی اتار دیتا ہوں مہیا بھی کر دیتا ہوں یعنی یحيٰ کا مضمون تھا دونوں معنوں میں دوسری ''ح'' کے ساتھ بھی (یحییّ) کہ میں مہیا بھی کرتا ہوں اور زندہ بھی کرتا ہوں۔ تو مجھے یہ خیال آیا کہ چوہدری صاحب کو ایک فکر دامن گیر ہے خدا تعالیٰ نے ساتھ اس کی بھی خوش خبری دے دی ہے اور وہ فکر یہ تھی کہ انہوں نے جو چندہ لکھوایا تھا صد سالہ جوبلی کے لئے اس میں سے دو لاکھ کے پونڈ ابھی ان پر قرض تھا واجب الادا تھا اور ان کا جو سرمایہ تھا وہ ایک ظالم نے قبضے میں لے لیا تھا اور بظاہر یہ نظر آتا تھا کہ اب اس سے نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوگی.......... اس رویا میں اللہ تعالیٰ نے جو مضمون بتایا اس سے مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ ایک تو یہ کہ اس صورت میں تو اللہ تعالیٰ ان کو نہیں مارے گا اور جب تک وہ بوجھ نہیں اترتا اس وقت تک خدا تعالیٰ ضرور زندہ رکھے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے غیر معمولی زندگی عطا فرمائی پھر کئی خطرات پیدا ہوئے کئی بحران آئے ڈاکٹروں کی نظر میں تو وہ ہر دفعہ یہی کہہ دیتے تھے کہ بس اب بچنے کی امید نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ وہ پھنسی ہوئی رقم جس کے متعلق سب اس کو رائیٹ آف کر چکے تھے کہتے تھے اس کے نکلنے کی کوئی امید نہیں اس سلسلے میں کچھ کوشش کی توفیق عطا ہوئی اور.......... وہ عمارت جو دو لاکھ سے زائد کی ہے اب خدا کے فضل سے ہمارے قبضے میں آ گئی ہے تو چونکہ اس خوشخبری میں یہ دونوں باتیں اکٹھی بیان ہوئی تھیں تو پہلا دھڑکا تو مجھے اس بات کا تھوڑا سا خفیف سا ہوا کہ یہ کام تو ہو گیا ہے مگر بہر حال خدا پھر بھی زندگی دیتا رہا اور جب تک چوتھے سال میں داخل نہیں ہوئے اس وقت تک خدا نے نہیں بلایا۔ چار سال مکمل تو نہیں ہوئے لیکن چار سال میں داخل ہو کر تیسرے مہینے میں تھے جب کہ اللہ نے پھر ان کو واپس بلا لیا۔''

(ماہنامہ خالد دسمبر 85ء ص17)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123725 میں Muhammad Irfan Atat UL

ولد Andhika Nugrahai قوم...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kebayoran ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 مارچ 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Muhammad Irfan Atat UL گواہ شد نمبر 1۔ Mahmud Ahmad s/o Maman گواہ شد نمبر 2 Soemapradia Karnani s/o Ahmad Satibi

مسل نمبر 123726 میں Hj. E Suhaedah

زوجہ Lili Saebini(Late) قوم...... پیشہ پنشنر عمر 75 سال بیعت 1990ء ساکن Singaparma ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ HJ. E. Suhaedah (Late) گواہ شد نمبر 1۔ L ela s/o Apay گواہ شد نمبر 2۔ Boboy Desma

مسل نمبر 123727 میں Nina Razakahnia

زوجہ Anang Rusmana قوم...... پیشہ کاروبار عمر 29 سال بیعت 2002ء ساکن Tasikmalaya ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 دسمبر 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 15x11sqm (2) حق مہر بذریعہ جیولری 16 گرام 64 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Nina Razakania گواہ شد نمبر 1۔ Anang Rusmana s/o Udin Rosidin گواہ شد نمبر 2۔ Mamat Ruhimat s/o Udin Rosidin

مسل نمبر 123728 میں Rini Mulyanai

بنت Sarip قوم...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Waga Asih ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 ستمبر 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Rini Mulyanai گواہ شد نمبر 1۔ Sarif s/o Haerudin گواہ شد نمبر 2۔ Budiono Heryanto

مسل نمبر 123729 میں Taimoor Ali

ولد Muhammad Obaidullah قوم جوئیہ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Halqa Vne ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Taimoor Ali گواہ شد نمبر 1۔ Malik Muzaffar Khan s/o Muhamad Khan گواہ شد نمبر 2۔ Nasir Ahmed s/o Ch. Muhammad Shafiy

مسل نمبر 123730 میں آنسہ نسیم باجوہ

زوجہ احمداللہ باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Vancouver ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 جولائی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان مشترکہ 1/2 حصہ 7 لاکھ کینیڈین ڈالر (2) دو دکانیں مشترکہ 14 لاکھ کینیڈین ڈالر (3) جیولری 34 تولہ (4) حق مہر وصول شدہ 50 ہزار پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار کینیڈین ڈالر سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ آنسہ نسیم باجوہ گواہ شد نمبر 1۔ احمداللہ باجوہ ولد چوہدری نصراللہ خان گواہ شد نمبر 2۔ شیخ عبدالمنان ولد شیخ محمد حسین

مسل نمبر 123731 میں Tati Junaesih

زوجہ Yayat Hidayat قوم...... پیشہ تجارت عمر 51 سال بیعت 1981ء ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ جیولری 6 گرام 18 لاکھ انڈونیشین روپے (2) چاول کا کھیت 462sqm اس وقت مجھے مبلغ 6 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Tati Junaesih گواہ شد نمبر 1۔ Yayat Hidayat s/o Kara گواہ شد نمبر 2۔ Irsad Sukri Ahmadi s/o Suparja Toyib

مسل نمبر 123732 میں مسرت قدیر

زوجہ قدیر الرحمٰن قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Marburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 2 تولہ 1000 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ مسرت قدیر گواہ شد نمبر 1۔ جنید احمد صابر ولد حفیظ احمد صابر گواہ شد نمبر 2۔ قدیر الرحمٰن ولد حفیظ احمد

مسل نمبر 123733 میں Muslimot

زوجہ Olatemji قوم...... پیشہ تجارت عمر 47 سال بیعت 1991ء ساکن Polatyre ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Muslimot گواہ شد نمبر 1۔ Razaq s/o A. Rasheed گواہ شد نمبر 2

مسل نمبر 123735 میں سمیعہ انور

بنت محمد انور قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 84 فتح ضلع و ملک بہاولپور، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سمعیہ انور گواہ شد نمبر 1۔ عبدالعزیز ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ چند مہتاب ولد خالد پرویز

مسل نمبر 123737 میں اعظم حمید

زوجہ چوہدری عبدالحمید قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیون پنواں جونی پور ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعظم حمید گواہ شد نمبر 1۔ امجد فاروق ولد قیصر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد دانیال ولد محمد اسحٰق

مسل نمبر 123738 میں بشیراں بی بی

زوجہ محمد شریف مرحوم قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عہدی پور ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ بشیراں بی بی گواہ شد نمبر 1۔ فرخ بشیر ولد محمد احمد گواہ شد نمبر 2۔ ناصر احمد ولد عبداللطیف آرائیں

مسل نمبر 123739 میں شاہدہ ضیاء

زوجہ ضیاء اللہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/17 دارالصدر شرقی طاہر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 2 تولہ 85 ہزار روپے (2) حق مہر 36 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ شاہدہ ضیاء گواہ شد نمبر 1۔ ضیاء اللہ ولد عبدالقیوم گواہ شد نمبر 2۔ عبدالقیوم ولد حافظ عبدالقدوس

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمود اقبال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے ساجد محمود نے ساڑھے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 9 جولائی 2016ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم سنا اور محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے دعا کروائی۔ بچہ مکرم منشی محمد اقبال صاحب کنری کا پوتا اور محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سابقہ مینیجر ناصر آباد فارم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو قرآن کریم سے گہری محبت عطا فرمائے نیز قرآنی معارف سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کے خالو محترم فضل محمود نیازی صاحب آف کوہاٹ مورخہ 24 جون 2016ء کو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 25 جون کو مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نمازی، پرہیزگار، نیک سیرت اور خوش اخلاق تھے۔ آپ نے پسماندگان میں 5 بیٹے اور 5 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ چابیاں

مکرم مشہود احمد طور صاحب مربی سلسلہ و نائب صدر محلہ رحمان کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ بیت منعم دارالنصر غربی ربوہ کے قریب ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے جیب سے چابیاں گر گئی ہیں۔ جن صاحب کو ملی ہوں براہ کرم دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں پہنچا دیں یا اس فون نمبر پر اطلاع دے دیں۔ شکریہ

0333-9793572

کامیابی

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب ہیڈ آف میڈیسن ڈیپارٹمنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ میڈیسن کے مندرجہ ذیل ڈاکٹرز نے کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

(1) مکرمہ ڈاکٹر عفیفہ نگہت صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب نے FCPS پارٹ ون میں کامیابی حاصل کی ہے۔

(2) مکرمہ ڈاکٹر قرۃ العین باجوہ صاحبہ بنت مکرم طاہر باجوہ صاحب نے FCPS پارٹ ون میں کامیابی حاصل کی ہے۔

(3) مکرم ڈاکٹر محمد رحمٰن صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب نے USMLE Step2 میں کامیابی حاصل کی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان ڈاکٹرز کی مزید اعلیٰ کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں خلیفہ وقت کے منشاء کے عین مطابق انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

دوستانہ فٹ بال میچز

بین العلاقہ لاہور۔ ربوہ۔ گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 23 جولائی 2016ء کو علاقہ گوجرانوالہ اور علاقہ لاہور کی فٹ بال ٹیموں کی میزبانی کرنے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں ربوہ کی 2 ٹیموں نے علاقہ گوجرانوالہ اور علاقہ لاہور کی ٹیموں کے ساتھ دارالیمن فٹ بال گراؤنڈ میں دوستانہ میچز کھیلے۔ اس پروگرام کا افتتاح مکرم ثاقب کامران صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے دعا کے ساتھ کیا۔ جس کے بعد ربوہ A اور علاقہ گوجرانوالہ کے مابین میچ کھیلا گیا جس میں ربوہ A نے سات صفر سے کامیابی حاصل کی۔ جبکہ دوسرے میچ میں ربوہ B نے علاقہ لاہور کے خلاف ایک صفر سے کامیابی حاصل کی۔ میچز کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم ناصر محمود طاہر صاحب ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی محترم سہیل مبارک احمد شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے انعامات و اعزازات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کروائی۔

علمی سیمینار

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیرانتظام مورخہ 19 جولائی 2016ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں مرکزی سطح پر ایک سیمینار بعنوان حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کا مقام منعقد کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے سیمینار کے موضوع اور پروگرام کا مختصر تعارف کروایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے خطاب فرمایا۔ آخر پر صدر اجلاس محترم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس پروگرام میں 200 سے زائد انصار شریک ہوئے۔ دوران پروگرام ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔

اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

گمشدہ بیگ

مکرم محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 22 جولائی 2016ء کو لاری اڈہ ربوہ سے بس سے اترتے ہوئے میری ایک عزیزہ کا بیگ غلطی سے کسی سواری یا رکشہ کے ساتھ چلا گیا ہے۔ جن صاحب کے پاس ہو براہ مہربانی دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔ شکریہ

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

شجرکاری کے ذریعہ ربوہ کو سرسبز و شاداب کریں

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔

......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

☆☆☆☆☆☆☆

خطبہ نکاح مورخہ 15 مارچ 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

15 مارچ 2014ء کو بیت الفضل لندن میں تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ان میں سے دو تو واقفین زندگی کے بچوں یا واقفین نو کے یا واقفین زندگی کے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔جیسا کہ میں ہمیشہ یاد کروایا کرتا ہوں کہ واقفین نو یا واقفین زندگی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بحیثیت واقف زندگی ان کی ذمہ داریاں دوسروں سے زیادہ ہیں۔کوئی بھی واقف نو چاہے وہ عملی میدان میں آ کے جماعتی خدمات براہ راست سرانجام دے رہا ہے یا جماعت کی اجازت سے فی الحال اپنا کام کر رہا ہے وہ بہرحال واقف زندگی ہے اور یہ احساس اس کو ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے اور جب یہ احساس قائم ہوگا تو اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ رہے گی اور وہ توجہ یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار باران آیات میں توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ اختیار کرو۔

پس یہ تقویٰ ہے جو آپ کی زندگی کا لائحہ عمل متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور جب اس کو سامنے رکھیں گے تو پھر تمام وہ باتیں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور تمام ان باتوں سے بچنے کی کوشش ہوگی جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔پس چاہے واقف نو لڑکا ہے یا واقفہ نو لڑکی ہے دونوں کو اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور جب اس ذمہ داری کو سمجھیں گے تو جہاں اپنے گھروں کے اندر پیار اور محبت کی فضاء قائم کرنے والے ہوں گے، ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں گے وہاں اپنے ماحول میں بھی اپنے نمونے دکھا کر باقی احمدیوں کے لئے بھی، اپنے ہم عمروں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے اور غیروں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے اور یہ نمونے تربیت میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے اور دعوت الی اللہ میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا دو واقفین نو یا واقفین زندگی کا نکاح ہے۔ایک نکاح میں بچہ اور بچی ایسے بھی ہیں جو واقف زندگی یا واقف نو نہیں ہیں۔ لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے ہر احمدی پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن کے بارہ میں میں حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے بارہا کہہ چکا ہوں کہ ہر فرد جماعت اس بات کی طرف توجہ دینے والا ہونا چاہئے کہ اس کا مقام بحیثیت احمدی دوسروں سے ممتاز ہے اور اس میں اور غیر میں ایک فرق ہونا چاہئے اور اس فرق کو پھر دوسروں پر ایسا ظاہر ہونا چاہئے کہ جس سے ان کی توجہ آپ کی طرف ہو اور عملی نمونے کا یہی ایک ذریعہ ہے جو پھر دعوت الی اللہ میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والے یہ رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ جہاں وہ اپنے ماحول میں آپس کے تعلقات میں پیار اور محبت سے رہنے والے ہوں وہاں گھروں سے باہر نکل کر پورے ماحول کو احمدیت کی طرف متوجہ کروانے والے بھی ہوں اور یہ دعوت الی اللہ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی ادا کرسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق عطاء فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: ان الفاظ کے بعد اب میں ان نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ عافیہ طلعت بنت مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب کا ہے جو ہمارے مربی سلسلہ ہیں اور رشین ڈیسک میں کام کرتے ہیں۔ یہ نکاح عزیزم متقی احمد (واقف نو) ابن مکرم فضل احمد صاحب ڈوگر کے ساتھ اڑھائی ہزار پاونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

فضل صاحب بھی خادم سلسلہ ہیں۔ جامعہ احمدیہ یوکے کے کارکن ہیں۔ مربی کی بیٹی ایسے ماحول میں پرورش پاتی ہے جہاں دینی ماحول دیکھتی ہے اور واقف نو کو بھی، خاص طور پر اس کو جو جماعتی ماحول میں رہ کر جماعتی ادارے میں خدمات بھی سرانجام دے رہا ہو۔پس اس لحاظ سے ان دونوں کو یہ احساس رہنا چاہئے کہ ہم نے اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہیں اور آپس کے تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے صبر، برداشت اور حوصلہ ایک دوسرے کے لئے دکھانا ہے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسلوں میں بھی اس کے نیک اثرات قائم رہیں۔

حضور انور نے فرمایا دوسرا نکاح عزیزہ اقرء احمد بنت مکرم خالد احمد صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم شکیل احمد عمر محمود ابن مکرم خالد محمود صاحب جرمنی کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم شکیل احمد عمر جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں، جلدی مربی بن کر نکلنے والے ہیں اور اس طرح اپنے میدان عمل میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والے ہوں گے۔ دلہن کے وکیل یہاں ہیں جو مکرم غلام احمد صاحب خادم ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تیسرا نکاح عزیزہ مریم بٹ بنت مکرم ساجد مشتاق بٹ صاحب کا ہے جو یہیں کرائیڈن میں رہتے ہیں۔ یہ عزیزم فواد احمد طاہر ابن مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم فواد طاہر کا بھی پرانے خاندان سے تعلق ہے جن کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی، بلکہ ان کے والد بھی نصرت جہاں سکیم کے تحت کچھ عرصہ افریقہ میں ڈاکٹر کے طور پر خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ یہ خود بھی افریقہ میں IAAAE کے تحت جاتے رہے ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

جرم کرانے والے جینیاتی خلیے کی تلاش

امریکی ماہرین نفسیات اور سائنسدانوں پر مشتمل ٹیم نے توقع ظاہر کی ہے کہ انسانی جین پر جاری تحقیق سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ ایک جرائم پیشہ فرد میں وہ کون سا خلیہ ہوتا ہے جو اس کو عادی مجرم بنا دیتا ہے۔ افراد کی شخصیت اور رویے کی جانچ پڑتال کرنے والی اس تحقیق میں اس خلیے کی تلاش جاری ہے۔جس کی وجہ سے کسی بھی فرد کے ذہن میں منفی سوچ پیدا ہوتی ہے اور وہ جرم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

عالمی سطح پر جینیاتی تحقیق کے لئے معروف پروفیسر کریج ویز نے اس بارے میں کہا ہے میں نے لاکھوں افراد کے خلیوں کا مطالعہ کیا ہے لیکن مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ جرائم پیشہ افراد جرم کا ارتکاب کیوں کرتے ہیں۔ جرائم کی ماحولیاتی اور معاشرتی وجوہات کے باوجود ڈاکٹر کریج ویز اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک ہی ماحول اور معاشرے میں رہنے والے صرف چند لوگ ہی خاص نوعیت کے جرم کا ارتکاب کیوں کرتے ہیں ایسے لوگوں کے باقاعدہ گروپ بنتے ہیں اور وہ اس میں رہ کر تسکین حاصل کرتے ہیں۔ قانون توڑنے اور لوگوں پر اپنی مرضی ٹھونسنے کے رویے کے پیچھے کوئی نہ کوئی ''جینیاتی کوڈ'' کام کر رہا ہوتا ہے ورنہ اس طرح کے ماحول میں زندگی گزارنا مشکل ترین کام ہے۔

(مرسلہ: ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 28 جولائی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:11
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	33 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28 جولائی 2016ء

6:30 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ کینیڈا
7:20 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
1:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
5:45 pm	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء
8:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

ربوہ میں بارش

ربوہ میں مورخہ 27 جولائی کو علی الصبح بارش شروع ہوئی جو وقفہ وقفہ سے دوپہر 12 بجے تک ہوتی رہی۔ بارش سے ربوہ اور اس کے گردونواح کا موسم خوشگوار ہوگیا۔ درجہ حرارت میں نمایاں کمی ہوئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بارشوں کا یہ سلسلہ کچھ روز تک جاری رہے گا۔

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ 0332-7075184

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں